

REGISTERED No 783
سنہ ۱۹۳۱ء
1931
LUCKNOW
OUDHPUNCH
M. G. Khan Artist Lucknow

چند دینی نظم کتابیں

[illegible] بچوں کے [illegible] تحفہ [illegible]
[illegible] مذہبی کتابیں [illegible]
[illegible] قیمت [illegible]
بچوں کے کلام [illegible] کتابیں [illegible]
بچوں کو سکھائے گئے ہیں قیمت
[illegible] قیمت ....
دلچسپ نظمیں ۔ بچوں [illegible] قیمت ....
[illegible] قیمت [illegible]
[illegible]

المشتہر

ناظم انصاری الیریا [illegible] نمبر

---

۲۰ برس سات میں ان ادویات کی شہرت [illegible]

سب سے

[illegible]

[illegible]

اودھ پنچ کیسری

ملاوٹ کی دوا

[illegible]

[illegible] قیمت فی شیشی ۱۲ آنہ

محصول بذمہ خریدار

[illegible]

بال [illegible]

[illegible] قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ محصول ۹ آنہ

[illegible]

[illegible]

قیمت [illegible] ۱ روپیہ

[illegible] ملنے کا پتہ [illegible] سنچارک کمپنی متھرا

سیاحت ظریف

یعنی

[illegible] ظریف لکھنوی [illegible]
[illegible] قیمت فی جلد [illegible]
[illegible] وی پی اور منی آرڈر [illegible]

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

مجلدات اودھ پنچ بابت ۱۹۳۰ء

چند فائل برائے فروخت موجود ہیں۔ یہ مجلدات ذخائر علم و ادب و ظرافت و سیاست سے مالا مال ہیں۔ ہر کتاب خانے میں ضرور رکھنا چاہئیں۔ ماسوا اس کے دیگر سنین [illegible] کے بھی کمل فائل برائے فروخت موجود ہیں [illegible] طلب فرمائیے۔

اودھ پنچ [illegible]
[illegible]

منیجر

توجہ شرط ہے

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں۔ [illegible] اودھ پنچ [illegible] کی طرح [illegible] کرتا [illegible] کرتے ہیں [illegible] سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی [illegible] اشاعت [illegible] تاریخی [illegible] ادبی [illegible] اخلاقی و سیاسی [illegible]

(قواعد و ضوابط)

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہر حال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) [illegible] قیمت میں [illegible] روپیہ کی رعایت کیجا سکتی [illegible] ضروری شرط ہے۔

(۳) [illegible] قیمت [illegible] اودھ پنچ [illegible] فائدہ اٹھائیں [illegible]

(۴) [illegible]

(۵) [illegible]

(۶) [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سوراجیہ آپ کے لیے بیکار ہے

[illegible]

قیمت فی ڈبیہ [illegible]

[illegible]

وید شاستری جام نگر کاٹھیاوار

جلد ۱۴ — نمبر ۲۹

مضامین

۱۴ اگست ۱۹۳۱ء

سلسلے کی کامیابی کا راز

(دوسرا اور آخری)

نصیر نے ایک گھنٹہ میں مشق اور صبر کی دولت حاصل کیا۔ وہ ایسا ہی اور کہہ جاتا وہ جیسے چہروں کو وہ جی بھر کر دیکھا جاتا اور دلچسپی کو پانی سمجھ کر پی جاتا۔ بس جتنی میں خدا کی آرزش کرتا اسکی عمر بیس سال کی ہو جائے

آخر عاشق ناکام کی محنت رنگ لائی اور روز بروز اسکی عمر بیس سال کی ہوگئی مگر جب وہ اسی ہو چکا تو جذبات عشق کی بے تابی نے اپنی آتش جگر سے بے تاب ہو کر خود کشی میں غروب ہو گئی۔ خبر سنتے ہی نصیر شمع کی طرح جل گیا۔

بس قصہ ختم۔ فسانے لکھنا کتنا سہل ہے۔

ماشاءاللہ اردو اب انگریزی، عربی، فرانسیسی سے کتنی آسان ہے۔ ہم چاہیں تو شاید اعلیٰ درجہ کی افسانے لکھ دیں۔ ایک زمانہ تھا جب اردو کے لیے وہ تمام صفات جو کلام پاک میں بار بار تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں ثابت کیے گئے تھے اور ادب کے لیے وہ تمام عیوب جو شیطان میں ہو تاہم میں ہیں مگر خدا یا بالفعل موجود نہیں۔

اب ایک مزاحیہ مضامین بھی تھے گو ان کا لکھنا تو بہت آسان ہے۔ وہ تو حضرت اپنی بیوی کے خانگی قصے ہوتے ہیں۔ جنرل لطیف صاحب کے جو دو قدر کی ہیں کا نام مزاحیہ مضمون ہے۔ اب جو میں کوئی گستر تحقیق، تنقیدی، تاریخی علمی مضامین فسانے ڈرامے، نظمیں، غزلیں سب کچھ لکھ سکتا تھا بلکہ جو ایک گھنٹہ میں لکھ سکتا تھا۔

ان مضامین کو پڑھکر مجھے بھی شوق ہوا کہ لکھوں۔ آجکل رسالوں میں سانیٹ بہت نکلتی ہیں میں نے سوچا کہ ہوں بھی بلینک ورس لکھوں، اور وہ بھی نیٹ کے حساب سے دس شعر کی مزدوری کے عوض یہ نظم بھی ملاحظہ ہو۔

تمیم مشغلہ

شوخ تاب کو بھی دوست اشباب
چلی خرام ناز سے گل بدامن بہ
جستاکے رازِ محبت دکھا
کے نشان کچھ انگلی حیات جا
وہاں یاد میں سب جانثار تشنہ
ہو گئے دو جمع آتے ہمارا اچھا
ہمارا اچھا۔ خراب اچھا۔ خراب
ایسا جا ...... جس روز مصلحہ

مضامین ارتقاش ہوا۔

دیکھیے اس میں وہ پورا لطف ہے جو انگریزی کے بلینک ورس میں ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں عربی کے قاعدہ کے مطابق آخر تک ہر مصرع میں ردیف قافیہ بھی ہے۔

اب میرا رسالہ بالکل مرتب ہو گیا۔ ناظرین دیکھتے ہیں میں نے ایک بات کا اور اضافہ کر دیا تمام رسالے خاص نمبر ضرور نکالتے ہیں میں نے پہلے ہی نمبر میں شائع کر دیا کہ آئندہ نکلتے ہیں

رسالہ عصر نو کا خاص نمبر یعنی دو بیڑ نمبر شائع ہوگا اس کا وزن پونے اٹھائی سیر ہوگا۔ اس نمبر کی تیاری میں بہت اہتمام کیا جا رہا ہے۔ میں نے اس غرض سے اپنا طلائی واچ صرف اسے عظیم افریقہ بیچ کر دیا ہے اور ایک دو بیلگھٹ کے ذریعے ایسی سڑی کی خریداری کے لیے خط و کتابت کی جا رہی ہے جس کا کاغذ عمدہ کتابت نزاکت وغیرہ۔ طباعت دیدہ زیب ہو و بیڑ نمبر اسی وزن سے تیار کیا جائے گا۔ علاوہ ازیں آخر میں سسک کر پیس، پوڈر وغیرہ کے بکثرت اشتہارات ہونگے ٹائٹل رنگین ہوگا اور اسپر سنہری چھپائی ہوگی رسالہ کے اندر دو سو رنگین و سادہ تصاویر ہونگی جو پیلی رنگت بڑھانے کی غرض سے لگائی جائیں گی۔ یہ نمبر مردوں، عورتوں، لڑکوں، لڑکیوں کے لیے یکساں مفید ہوگا۔ جو صاحب اسکی قیمت سو روپیہ ادا کریں گے انکو یہ رسالہ مفت دیا جائے گا۔

اشتہار بغرض انفصال مقدمہ

(دفعہ ... مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۴۹۵ سنہ ۱۹۳۱ء

بعدالت ... صاحب تحصیل کنندہ ضلع ...

... بابت مالگزاری تحصیل کنندہ ... مدعی

بنام

... مدعا علیہ

[illegible]

آج بتاریخ ... ماہ اگست ۱۹۳۱ء ... جاری کیا گیا۔

[illegible]

(۴)

میرے صوبے نے کافی سرپرستی کی اب رسالہ نیرنگ خیال آب و تاب سے جاری ہے خریداروں کی تعداد ہزاروں کو پہنچ گئی ہے۔ سرپرستوں اور مشتہرین سے کیا بڑی بڑی رقمیں وصول ہو جاتی ہیں۔ میری بھی اب شہرت ہو گئی ہے بعض ایڈیٹر صاحبان خوشامدانہ خطوط روزانہ لکھتے ہیں اور بعض جو اخلاص سے تعلق کرنا چاہتے ہیں۔ بھائی مخلصانہ [illegible] ہیں۔ میری تصویریں بھی متعدد رسائل و اخبارات میں نکل چکی ہیں میری بیوی نے اپنی عفت کے [illegible] کر لئے ہیں۔ مگر انجمن [illegible] بیچاری کو رسالہ پھولا [illegible] نمبر لکھنے کو نہیں ملا۔ بہ ضرورت

ناقص نقل ادب لطیف کے [illegible] سے ظاہر ہوا معلوم کیا گیا [illegible] اصلاح ان کے اخلاق پر [illegible] ہے۔ قلب صاحب کی صورت متعدد میں بھی اب مقدمہ ہونے لگی ہے۔ اگر [illegible] [illegible] کر بیاں سے بھی اب متعدد رسائل لوگوں نے

میرا [illegible] ان کی سرپرستی میں جاری کر دیے ہیں۔ مگر [illegible] [illegible] اب کل کی [illegible] وحدت کے اسکول [illegible] لوگوں سے گفتگو کر رہے تھے۔ [illegible] دیکھا تھا کہیں خدانخواستہ یہ سب [illegible] [illegible] کہیں شرمندہ ہوں گا۔

راقم

محمد حیات اللہ انصاری



اودھ پنچ کے منصفانہ مضامین

واہ رے توبہ! اس کمبخت سے شیطان بچے۔ ہائے ہائے!

بسلسلہ مرافعت [illegible]

سمن بغرض انفصال مقدمہ

[illegible]

نمبر مقدمہ ۳۹

[illegible] مقام تحصیل [illegible] [illegible] ساکن [illegible] .... مدعی

بنام

[illegible] مدعا علیہ

[illegible] تمام [illegible] تحصیل [illegible] پرتاب گڈھ

[illegible]

ادب اردو کا خاص نمبر

[illegible] علم و ادب [illegible] خاص نمبر [illegible] صفحات پر [illegible] شائع ہوا ہے۔ اس نادر مجموعے میں ملک کے نامور ادیبوں کے بہترین علمی و ادبی مقالے بے نظیر [illegible] رنگین [illegible] ۱۲ [illegible] قیمت ہے

مینیجر ادب لکھنؤ سے طلب فرمایئے

[illegible]

سمن بنابر انفصال مقدمہ

[illegible]

[illegible]

[illegible] آج بتاریخ [illegible] جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

دستخط حاکم [illegible] انگریزی

مہر عدالت

دستخط حاکم [illegible] انگریزی

خمسہ اردو یعنی ادب لطیف

(برسات)

گھٹا جو کالی ساون کی گرجے ۔۔۔ بیچ میں رخسار سے چھٹ پٹ

موسم کی [illegible] ۔۔۔ دل کا جلا یا اور برسات

اے بڑھا یا اور برسات

[illegible] جا [illegible] دل ۔۔۔ تو بالی وہ صورت بسمل

[illegible] ۔۔۔ دل کا جلایا اور برسات

اے بڑھایا اور برسات

وہاں لگیں ۔۔۔ تجھ سے ری ہو گئی [illegible]

یہاں کسان ہیں جی [illegible] ۔۔۔ دل کا جلایا اور برسات

اے بڑھایا اور برسات

وہاں بیٹھے ہو کر [illegible] ۔۔۔ مفلس گھر میں کہاں ہو [illegible]

چھوڑ کے مست ہوئی [illegible] ۔۔۔ دل کا جلایا اور برسات

اے بڑھایا اور برسات

[illegible] کا کھیت ہے جو ۔۔۔ میاں بچارے ترسے [illegible]

وہ [illegible] ۔۔۔ دل کا جلایا اور برسات

اے بڑھایا اور برسات

عیش کرے برسات میں دنیا ۔۔۔ جھولا جھولے سب کی تمنا

یہاں کسان عسرت کا چرچا ۔۔۔ دل کا جلایا اور برسات

اے بڑھایا اور برسات

ہوئی اکارت کشت جوانی ۔۔۔ سوکھے دھان [illegible] پانی

کا حق نصیحت [illegible] کہانی ۔۔۔ دل کا جلایا اور برسات

اے بڑھایا اور برسات

م ۔ بے مشتاق رامپوری

سہارنپور اور اسکے مضافات کی زبان کا نمونہ

"کیوں اکو مکتب واں نہیں گیا؟"

"جی کام واں لگ رہی تھی بچہ لونڈی کر کھلا رہا تھا دیر ہو گئی پٹنے کے ڈر کے مارے کہ حاجی جی ماریں گے لگ کے بیٹھ گیا اسے پہنچایا۔"

"یہاں ہی تو شریف خارت ہو گئے ترے زبانی دو لفظ سے کچھ نہ پکا لینے ایسے عروج پار ہے ہیں بڑھتے چلے جا ہیں اور ہم لوگوں نے ان کے رو گئے اختیار کر ہے۔"

"لے گیا ایک دن واں بڑا پنڈت چھا گا۔"

"ماں جی تو اور کو کھو رہیاں ہیں ہم نے کچھ کہا اور طبیعت ہی ہے بڑے کو ڈھکو دیا سکا بھی ستیاناس کر کے رہے گی۔ بوجھوں کا وہ حال کر رکھا ہے کہ بس نہیں چلتیں بلکہ پانی پیا تم ہے جیسی گھر دوڑ جاؤ نگی وہ اچھے گا نہ کچھ بیچے گا! شہر اسم کو بیٹے کا۔ بوڑھوں کی وہ گت پڑے ہے کے نام سے جان نکلے کیا جیل کر کے گا دیکھے۔ نیچے ذہن چارپائی انگریزی بھلے لگے تو انہیں کے کام ہوتے۔ بیرا کیا ہے تم کیا جانو ابھی بڑی بکاش ہو دیکھے لیکن تانگ اور آل کے مرجانے سے گئے یہی شہر سے جیا ویسے کی کی گود ڈال کرنی بیچے گا۔ جو کسی جوگ ہوتے تو ان باوا کی قبر پر بیٹھ بھی خبر اری گے ایسا لاڈ پیار اچھائی ہو گیا دیسے کہیں کے امیر زادے بھی نہیں۔ شریف کا پوت بڑھا اچھا یا مرا اچھا۔ خانہ نانا کی ریاست چکر وتے ہو گئے۔"

"اللہ رکھو میرے باپ بھائیوں کو۔ جب دیکھا تمہیں کو سنے ہی لگو ہو۔ خدا جانے تمہارا کیا بگاڑا ہے۔ جب انکے پوت پاتے موجود ہیں تو ہی راتی وارث ہیں ابھی کر لیجیو وہ حیات ہیں اللہ انکی عمر میں اور برکت کرے تمہیں تو انکے حصے لگا دیا جب دیکھو جب انہیں ہو تو بھی جلنے لگے جلوں ہی جانگے اللہ انہیں برکت دے گا؟"

"کیوں ان بچوں کا حق نہیں۔ ہم کیا جھاڑا جھوں۔ ہم نے تو بس ہی ایک بات کہدی تھی۔ اللہ مجھے جوروں کی کمائی نہ کھلوا دے۔ جب تک بیٹھے جا کر جیتے ہیں کسی کا محتاج نہیں ہوں کے ہاتھ پر بفضل دھری کے کہا تھا ہوں تو کیا انکی بیٹی ہے جو کچھ حق ہو۔ اتنا ناج اور سپلائی آدوں ہیں باوا نے غریب سمجھ کے کبھی آج تک ایک دانہ بھیجا ہو وہ مشتاق جیتی کے نام کے رہا اہم ہی بھیجے ہیں۔ بچیں تو دکھا ہی تم ہے۔ جیسے نہ کچھ گھر بیچ اس بیگھے کا باغ ہو انکے بچے ایک ایک اتنی کو ترسیں بخشت ہے اس امیرت پر بیٹے ویتے ان اذ دیسوں چڑھیں ہے گھر لڑکے کے لوگ بھیجا کریں ہیں۔ ہاں تو ان کے گھر جا کے کھا بیٹھی ہو گی وہ اور بات ہے۔ وہ وہ بیٹھان بند سی ہیں۔ وہی وہ تو بڑی چیز ہے کبھی چچا کا پانی ہی پیا۔ یہ بات ہو کہ جب میں مر جاؤں گا اب شاید ان لادی بھی چھڑ کر کے کچھ مدد کریں جا کر ہیں! ان کی نعمتوں میں سے نہ کھاؤں۔ اللہ مجھے نہ کھلوائے میرا تو جھول ہے اپنا کما تا اپنا کھاتا۔ بہن کے گھر جاتی تھا۔ سوہرے کے گھر جدا ال کتا۔ کتا پالے سوتا۔ سب کتوں کا وہ سردار جو جائے پرائے بیٹی کے گھر۔"

"تم تو بیچ جھاڑ جو کے لپٹ گئے۔ کہاں بچہ کے مکتب ماں جانے کی بات کہاں ان بیچاروں کا ذکر کہیں خاک ماں رنڈی داس ہٹ جاتی تھی کو اکو ذرا پکڑا دیتی دیر جھگڑا نہیں ہوتا۔ خدا پناہ میں رکھے شیطان کو دور نہ جانے۔ صبح سے شام تک گھر کے سارے دھندے کروں ہوں کان کھجانے کی بھی فرصت نہ تھی اور پھر وہی ہمت کی ہو اتہ ماں جو وہ بچی کو ذرا دیر ہو جاتی تو بیسے کبھی آج نہ سکا جھگڑا ہوتا۔ کسی وقت بچہ جیتا ہی کرنے نیا"

آپس میں رشتہ داری کا کچھ رواج نہیں۔ یہ تو خدا کے گھر میں آتی تھی۔ یہ بالکل جیسے پوچھتے ہیں [illegible] میں اپنی بیٹیوں کو طبیبوں میں بیاہ دینا ہوگی۔ جیسے [illegible] کی بیاہ شادی بھی۔ چاہیں کو کچھ [illegible] دیں۔ بہت اچھا جو چاہے کرے۔ خدا مجھے موت دے۔ یا مجھے موت دے جو چپکا دے سے عورتوں کو پیدا ہونا چاہیے۔ بہت زبان درازی بھی نہیں ہوتی ٭

خواجہ باقر حسین حنفی جنہ

صبح آفرینش

اس نام کی ایک کتاب سید محمد مہدی صاحب رضوی تحکیمن فیض آبادی ایڈوکیٹ نے مقدس و [illegible] کا مطالعہ کرنے کے بعد تالیف کی ہے جو آفرینش کے بارے میں جو کچھ ان مقدس آسمانی کتابوں سے انہیں ملا ہے اسے یکجا کر دیا ہے۔

مولف صاحب کو شکایت ہے کہ جو کچھ انہیں ان قدیم کتب کے مطالعہ سے بطور حقیقت بیان کی ہے اسنا بر ہیں عقل اس کی صحت و عدم صحت پر کچھ نہیں ہو سکتا۔ مسائل میں مذہبی اور کلامی ہم ان کی تائید یا ابطال میں زبان نہیں کھول سکتے۔ مولف صاحب اتنا ہی سمجھے ہیں کہ حضرت آخر آپ کا بھی کیونکر ان غیر متعلق مسائل میں لگا۔

شری بھگوت گیتا کا فارسی ترجمہ پنگت جی سے کا اردو حاصل المتن ترجمہ ابھی چھپ چکا ہے ہندوؤں کے علم کلام پر ان دونوں کتابوں سے بہتر اور کسی کتاب کا علم نہیں ہے۔ مولف صاحب نے جہاں زحمت فرمائی ہے کہ مستشرقین کے ترجمے دیکھے تھے وہاں یہ دونوں کتابیں بھی ملاحظہ فرما لیتے۔ ان میں روس مسائل کلامیہ پر مستقل بحثیں موجود ہیں۔ مثلاً قدم عالم۔ ظہور کائنات۔ بعد ریاضت انسان سے دیوتا کا مرتبہ حاصل ہو جانا۔ دیوتا کا رتبہ حاصل ہونے کے بعد

اس کی اشاعت قید شروع فرمائی اور قیع ہونا اس بات کا حال جو [illegible] کی احادیث و حدیث کے مدد سے کچھ سمجھ آرہی ہے۔ ان لوگوں کی [illegible] جدا کی سیاحت کی بدولت احادیث سے ترقی پا کے سب کی منزلت پہ فائز ہوئے۔ پھر انکے ارشادات و ہدایات یا صحیح مدون کے محتاج ہیں مگر جو شخص خیالات کی زنجیر کو توڑ سکتا ہو اس کے واسطے تدوین کچھ مشکل نہیں و مطلب اخذ کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوتی۔

اہل اسلام کی مذہبی کتابوں نے انسانی محدود خیالات کو ان کی میں ذات خداوندی جیسی کی حقیقت یا کنہ تک پہنچنے کی جد وجہد سے روک دیا ہے وہ صرف موجودات کے ذریعہ افعال کو آیات اور معجزات کا لقب دے کے ہدایت کرتی ہیں کہ ان کے فوائد پر اطلاع حاصل کرو اور بعد اقرار کرو جو کا اور [illegible] من بالمطلب [illegible] روح انسانی کے [illegible]

واسطے عوام و [illegible]

سمن تعرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی)
نمبر مقدمہ [illegible]
بعدالت جناب نواب مرزا ... حسن صاحب سب جج [illegible]
[illegible]
بنام [illegible]
[illegible]
دستخط حاکم عدالت انگریزی
مہر عدالت

سمن تعرض انفصال مقدمہ

نمبر مقدمہ ۲۲۲ سنہ ۱۹۳۰ء
بعدالت خفیفہ اعلیٰ جناب سید ابو القاسم [illegible] صاحب منصف [illegible]
[illegible]
بنام
[illegible]
آج تاریخ ... ماہ اگست سنہ ۱۹۳۰ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔
دستخط حاکم عدالت انگریزی
مہر عدالت
[illegible]

سمن تعرض انفصال مقدمہ

خفیفہ مقدمہ نمبر ... سنہ ۱۹۳۰ء
بعدالت جناب [illegible] صاحب بہادر [illegible]
[illegible]
بنام
[illegible]
آج تاریخ ۱۱ ماہ اگست سنہ ۱۹۳۰ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔
دستخط حاکم عدالت انگریزی
مہر عدالت
[illegible]



مذہبی مسلم: دیکھو بڈھے کی سازش "

نیشنلسٹ: این خیال است و محال است و جنوں "

حکومت اور گاندھی کے درمیان گلے مل تر ہونے سے ہی گر زمنی مرقعے کھینچ گئے۔

[illegible]

سمن برائے انفصال مقدمہ

[illegible]

مہر عدالت

دستخط حاکم [illegible]

[illegible]

سمن بنام انفصال مقدمہ

[illegible]

مہر عدالت

دستخط حاکم [illegible]



سمن [illegible] انفصال مقدمہ

[illegible]

مہر عدالت

کہ وہ اسکے وجود ہی سے منکر ہے۔ غرض وہ اگر جاننا ہے کہ روح
معدوم نہ ہوگی تو روح معدوم ہی نہ تھی۔

کائنات کا شیشہ دیکھ کے وہ بنانے والے روح کو جھٹلاتا ہے کو وہ بھی جہاں روح کے بارے میں ہے قرآن نے کے حقیقت کی ہے ہے کہ کے روح صرف یہی خبر کا معنی [illegible] کیا یہ عقل اس روح سے مرادی ہے وہاں سو کائنات کی نسبت بہتر کہا گیا کہ مرت میں کن [illegible] اور سب کم ہو گیا لیکن بھی مہر کا سفر سے نہ بصیرتی میں کائنات ابھی آل ہیں۔ کائنات کے کتنی صفات کا آج تک تفصیل کیا اجمالی علم بھی کسی کو نہیں ہوا تو پھر کنہ کی کمی سی کا کہاں ممکن ہے۔

جو حضرات اپنے دماغ کو جان کائنات کا سبب حقیقی خیال کرکے خدا کو اور پہنچنے بیرہ تے ہیں ان کی یہ حالت ہے یا کی تحقیق و تفتیش کا نتیجہ صفا۔ کو فیر مس ایسا ہی۔ اور بیر علوم بالحقیقہ د عوے تک بھی نہ پہنچ سکے گے حقیقت کی دستی ہیں بھولا بھر نہ کہ ان کا جوے یا جھوے ۔ سامنے اس کر پا چوے۔

جس روح کی ذات حقیقی ہو نہ پوشیدہ ہے کہ جو طاس و علامات صفات و خصائل ان کا تا کہ تم پر بظاہر جن میں ان سے مستفید ہوتے جب وہ اس جگہ مجھ میں پاؤں نہ ٹھسا کر پیر کو نکر بے کہ ہیں سب کچھ ہیں یا ان کے علاوہ کو ادھی ہے۔
لیکن نہ معدوں کے علم کلام میں کچھ تہیا نہیں بلکہ کنہ ذات و حیب الوجود سے بھی بحث کی گئی ہے یہ فیصلہ کہ حضرت انسان کو بھی ذات مقدس و منزہ کی وضع دادنی و کیفیت و کم و بیش پر اطلاع ہو گئی! نہیں۔ وہ عقل ہے مذہبی اور دینی لہٰذا آدھی غرض سلسلہ علل و معلولات آگے بڑھنے کے عقل کو وہ حت سے ہو سکو دیتا ہے۔

بہرحال پیغام آرمینیہ میں اکثر ضروری مسائل و اطلاعات متعلق مذہب مجود موجود ہیں۔ اور موطف ممدوح کی سعی غالباً مشکور ہو گی۔

انھوں نے یہ بہت اچھا کیا کہ اسلام سے ہر طاقتے مذہب کا مقابلہ کرکے نئے جھگڑے کی راہ نہیں کھولی یہ کتاب بطور ایک یادداشت کے ہے جیسے فاضل

مولف نے پتہ لکھنے کے لیے اس آرمینیا کے احوال کے بلکہ جہاں مسئلہ کو نہیں سمجھے صحیح کیا کسی کی [illegible] نہیں کی نہ جرح سے واسطہ رکھا ہے۔
اس کتاب کی قیمت ۱۰ ہے غالباً منشی [illegible] حبیب آباد سے مل سکے گی۔

دو اعتراض نامے

(بنام خاکسار ایڈیٹر)

(۱) کیوں جناب یہ توبہ نامہ جو آپ نے اقتباس کے عنوان سے اور پیغام نمبر ۱۰ صفحہ ۹ اگست میں شائع فرمایا ہے اسکی بنیاد کچھ مقبول ہے یا یونہی؟ آپ ایک مصلح ہیں آپ کا فرض ہے کہ عوام و خواص نوعمر کی کج رفتاری پر گوشمالی کی سر دیں۔ کیا غرباء بدکاری کے مرتکب جوں تو قابل سرزنش ہیں اور صرف اسامی ساسی دنیا کے عیوب کا ارتکاب کریں تو "بحضور معافی نمادر"؟ جواب دیجیے۔ ورنہ دوسرے علی جنابہ کے سامنے التجا لے جانی پڑے گی ..... حال یہ ہے کہ ایجاب نہم خبر یا بھی نہیں اگلی صحت کی طرف سے ایجاب کو اطمینان ہے۔
..... خیر صاحب جو اطلاعات آپ کی خدمت میں روانہ فرماتے ہیں آخر وہ کہاں کے معصوم ہیں ..... اے حضرت کچھ دنوں قبل ان کی غلاموں کمان چوہا بالس کی ہو گئی تھی وہ تو کہیے کہ خیر گزشت۔
خداوند نعمت اطلاعات انسانی خطا سے خالی ہوتی
(۲) دوسرا فرشتہ جو خرانے کا شکوہ کرتا ہے مگر پہلا نہیں ہوا) کی صدا جب تک بلند ہو ریاست کا نقش یہ الٹے تعلیم سے لینگے وہ بھوک بھی مجبوروں کے پیٹ میں چلا جائیگا۔ کیا ایک صاحب سرات ریاست کا بے سرایہ اور تہی دست ہونا کوئی اچھی بات ہے؟ اور کل جو آمدنیاں اصلاح تمدن و معاشرت کا یہ عقد کہ ہم تو رشوت خدا کے فضل و کرم سے نفس شخص بھیک مانگنے کے گا تو ہماری بلا سے۔
اور یہ شکل درست ہو گا؟ ....
خاکسار کا جواب: اے حضرت صاحبات کی

توشنہ کیے بغیر ہم تو رسول اللہ کی بجائی کی کرنکو اور بھیک کو دین کیکیں کر شرم کر تعلیم دلانی گی اور "ہ کا مرشد پڑھنا چاہیے۔
تعلیم و اصلاح کے طریقے مختلف ہیں اُن میں سے ایک یہ بھی طریقہ ہے کہ جب صاحبزادے تعلیم پا چکے ہوں تو ان کے حال پر انھیں چھوڑ دینا چاہیے۔ زمانہ خود ہی بے حال علم ہے سوء خلق پیدا کرے گا لالی ہے جیسے لوگ محنت کرتے ہیں عقل جاگتی ہے تو پھر آنکھیں کھل جاتی ہیں۔
انھیں تعلیم علم کا غرہ ہے۔ یہ غرور کسی کا ورا شاید ہے گا۔
ایک مخنث نے اپنے فضل سے توبہ کی دوسرا مخنث دوڑ ہی پاس سے ملا۔
(۲) ہاں پھر کیا کرتی۔ یہی رزق بندہ کا؟
(۱) "تو پھر کس طرح بسر ہوتی ہے؟"
(۲) "آپ اپنی کمر حیض و کمائی سے"
(۱) "کہاں سے ہے؟ جب اسی بھری کمائی سے پیٹ پلتا ہے تو پھر یہی چوپیشہ کا ہے کو چھوڑا ۔ مرتے ہوئے سو مرکے گزشت سے تازہ گوشت بہرصورت اچھا ہے"
مطلب یہ ہوا کہ ایک مخنث کے پاس اتنی پونجی اکٹھی بچ رہی تھی جو توبہ کے بعد کام آئی مگر یہاں "ہمہ تازہ گوشت رہنے والا معلوم ہوتا ہے نہ باسی"
(بالصیوت یہ کان دھرتے ہیں قرآن سے ہم بھی بات چیت کرتے ہیں۔ امرا کو بھلا بات سننے کی عادت کب ہوتی ہے۔
یہ کہ جو خبریں آپ نے بھیجی تھیں وہ قابل اعتبار ہیں تو ہم کہتے ہیں کہ ہاں ہونگی مگر کوئی کاغذی ثبوت آپ بھیجیے ہم ضرور درج کر دیں گے۔ رہا ..... آمدنی سیا سیا معاملہ تو خداوند نعمت کے یہاں ہمیشہ سے

مری سرکار میں ہر روز برطرفی بحالی ہے

کا دستور عمل کرتا رہتا ہے۔ بادشاہ نے فاضل قندھاری سے پوچھا کیوں جناب کیا وجہ تھی پیغمبر کا قد سایہ سے خالی تھا۔ فاضل نے جواب دیا۔ مگر کیا خوب کہا کہ جہاں خدا بھی سایہ نہ رکھتا ظل اللہ بادشاہ ہوا۔

[illegible] علی شاہ صاحب [illegible]
کہتے ہیں [illegible] نہ ہونا چاہیے
بنا ہے [illegible] شکایت [illegible] ہے

نمبر۳ - دوسرے صاحب تحریر فرماتے ہیں:
پہلے تو آپ [illegible] بات [illegible]
[illegible] کے متعلق سے ہم
اعتراض آپ نے [illegible]
اس کا جواب [illegible] علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال
جیسے بزرگوں کے خلاف بھی [illegible]
شائع ہوتے ہیں [illegible] خلیفہ صاحب [illegible]
بھی [illegible] اس اعتراض کا جواب مطلوب ہے ۔۔۔

خاکسار کا جواب: ہم نے کئی دفعہ لکھا ہے کہ خلیفہ شجاع الدین صاحب اور ڈاکٹر اقبال صاحب [illegible] کی نسبت کا پتا لگ گیا [illegible] تنقید کردی جائے گی۔

مولانا چیچ کی نوٹ بک

آخر مر گئے

ایک صاحب لکھتے ہیں:-

مشہور مسٹر صلاح الدین خدا بخش مترجم "روح اسلام" آخر کل [illegible] بجے [illegible] ٹھنڈے ہو گئے۔ آپ کی ایک [illegible] بی بی تھیں انھوں نے تجہیز و تکفین کا [illegible] انکار کر دیا۔ پہلی بی بی سے ایک صاحبزادی ہیں ان کے اختیارات بھی اس بارے میں کچھ محدود نظر آئے۔ کہا جاتا ہے [illegible] پچاس [illegible] رقم میں [illegible] سے [illegible] آپ کا آخری کام سرانجام پا گیا [illegible] ادا [illegible] ساتھ [illegible] تھا۔ [illegible] پہنچ گئے ہیں ۔۔۔

[illegible] کرتے ہیں کہ [illegible] ہے
[illegible] نام [illegible]
[illegible] مسلمانوں [illegible]
[illegible] حضرت [illegible]
[illegible]
اسلام سے [illegible]
[illegible] نعرہ [illegible]
[illegible] محروم ہیں۔
[illegible] صورت نہیں [illegible]
[illegible] کیا جا
[illegible] قائد [illegible] کی
[illegible] نہیں ہوئی

"چہ خواہد شد"

ہم نے سال گذشتہ لکھا تھا اور بارہا اسے دہرایا کہ یہ گول میز کانفرنس ناکام رہے گی [illegible] بات یہ ہے کہ گول میز کانفرنس بے [illegible] کا نقطہ ہے۔ بقول [illegible] کے ایسے [illegible] نہیں ہو سکتی۔ ملک کی خواہش [illegible] حضرت جان بل کی مرضی کچھ اور۔ فسادی ہندو مسلمانوں کا مقصد جداگانہ۔ [illegible] اب دیکھیے کہ گاندھی جی روانہ ہو گئے۔ حکومت [illegible] ہے کہ یہ جلسہ بھی گذشتہ سال کے جلسے کی طرح بے نتیجہ رہے گا۔ لندن کے کنسرویٹو [illegible] پکار رہے ہیں کہ [illegible] انگلستان [illegible] آیا۔ اور [illegible] فساد قائم رہیں۔ بعض دوست ہم سے پوچھتے ہیں کہ [illegible] اب کیا ہوگا۔ آیا ہندوستان کی [illegible] اور مستقل مجلس قومی کی نیابت کے بغیر کانفرنس کے طے شدہ مسائل ہندوستان میں کوئی [illegible] فریب [illegible] کر سکتے ہیں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ [illegible] ہے۔ آپ یقین رکھیے کہ گاندھی جی اگر لندن [illegible] تشریف [illegible] بھی کوئی [illegible] حاصل

[illegible] ہوگا [illegible]
ایک [illegible]
[illegible] صاحب [illegible]
[illegible]
[illegible] طلب کرنے [illegible]
[illegible]
اس کی حالت سے حکومت کو بھی [illegible] قائم نہیں ہو سکتا [illegible]
[illegible] انکار کر رہا ہے [illegible]
ترکستان کے تمام [illegible]
[illegible] بھی ایک پالیسی ہے
اور بار بار [illegible] ہو چکا ہے۔

اطلاع نامہ [illegible] اگست ۱۹۳۱ء [illegible]
مغربی و شمالی

[illegible]
[illegible]
[illegible]

وصل	[illegible]	[illegible]
خرچ ناشل	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
میزان	[illegible]	[illegible]

[illegible] ۱۹/۹/ [illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	338

[illegible]

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سُروں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کی حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے [illegible] جاتے ہیں کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب میں کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں صدہا راگوں کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں اُنسے نقل کی گئی ہیں لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیے گئے ہیں اسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا بلدنگی سے کام نکال سکتے ہیں ان کے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ ناز بھی آپ کو اس کتاب میں ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے ہزاروں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادوں کا سرمایہ ناز اس میں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔ محصول ڈاک بہرحال ذمہ خریدار۔ ا منیجر اودھ پنچ لکھنؤ